مثنوي

مثنوی عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں دو دو کیا گیا۔ادب کی اصطلاح میں مسلسل اشعار کے اس مجموعے کو ''مثنوی'' کہتے ہیں جس میں شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔لیکن ہر شعر کا قافیہ الگ ہوتا ہے۔مثنوی کے لیے اشعار کی تعداد مقرر نہیں ہے۔اردو میں طویل مثنویاں بھی کہھی گئی ہیں اور مختصر بھی۔میر حسن کی'' سحر البیان'' اور دیا شکر نسیم کی'' گلزار نسیم'' طویل مثنویاں ہیں۔نواب مرزا شوق کی'' زہرِ عشق' نہ بہت طویل ہے نہ مختصر حالی کی'' مناجاتِ ہیوہ'' اور اقبال کا'' ساقی نامہ'' مختصر مثنویاں ہیں۔

طویل مثنویوں میں عام طور پر درج ذیل آٹھ اجزا ہوتے ہیں:

ر حمر ومناجات 2 نعت

5۔ اپنی شاعری کی تعریف 6۔ مثنوی لکھنے کا سبب

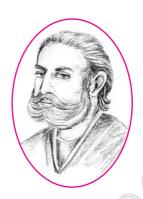
7- قصه یا واقعه 8- خاتمه

ضروری نہیں کہ ہر مثنوی میں بیتمام اجزا موجود ہوں۔موضوعات کے لحاظ سے مثنوی کا دامن بہت وسیع ہے۔

اردو کی قدیم مثنو بوں میں زیادہ تر عشقیہ قصّے اور مذہبی واخلاقی مضامین نظم کیے گئے ہیں۔مثنو بوں میں تہذیب و

معاشرت کی جھلکیاں بھی ملتی ہیں۔





میر تقی میر آگرہ (اکبرآباد) میں پیدا ہوئے۔وہ دس سال ہی کے تھے کہ ان کے والد محمد علی عرف علی متفی کا انتقال ہو گیا۔ چنانچہ وہ آگرہ سے دبلی منتقل ہو گئے۔اپنے سوتیلے ماموں اور اُردو کے مشہور شاعر وادیب سراج الدین علی خانِ آرزو کے ساتھ قیام رہا اور اُن سے علمی وادبی فیض اُٹھایا۔ دبلی ہی میں ان کی ملاقات سید سعادت علی امروہوی سے ہوئی جضوں نے میر کو اُردو میں شعر گوئی کی طرف راغب کیا۔ 1782 میں نواب آصف الدولہ کی دعوت پر وہ کھنو چلے گئے اوروہیں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ میر کا انتقال کھنؤ میں ہوا۔

۔ میر نے بڑی تعداد میں شعر کھے ہیں۔ اُردو میں ان کے چھے دیوان ہیں۔ انھوں نے غزل کے علاوہ بہت انچھی مثنویاں بھی ککھی ہیں۔ان کی بڑائی کا اعتراف سب نے کیا ہے۔

اینے گھر کا حال



5286CH16

اس خرابی میں، میں ہوا پامال
تر تک ہو تو سوکھتے ہیں ہم
آہ! کیا عمر بے مزہ کائی
بھیگ کر بانس پھاٹ پھاٹ گئے
ان پہ چڑیوں کی جنگ ہے باہم
ایک مگری پہ کر رہی ہے زور
ایک مگری پ کر رہی ہے زور
کونے ہی میں کھڑا رہا کی سُو

کیا کہوں میر اپنے گھر کا حال
چار دیواری سو جگہ سے خم
لونی لگ لگ کے جھڑتی ہے مائی
بان جھینگر تمام چاٹ گئے
تیکے جاندار ہیں جو بیش و کم
ایک کھینچ ہے چونچ سے کرزور
بوریا کھیل کر بچھا نہ کھو
ڈیوڑھی کی بیے خوبی گھر ایبا

شب بجيھونا جو ميں بجيھاتا ہوں



ایخ گھر کا حال

کھانے کو شام ہی سے دوڑا ہے اک انگوٹھے پہ ایک انگلی پہ یر مجھے تھملوں نے مِل مارا ناخنوں کی ہیں لال سب کوریں تبھی حادر کے کونے کونے پر ساری کھاٹوں کی چولیں نکلیں ندان یائے پٹی لگائے کونے کو آئکھ منہ ناک کان میں کھٹل سينكر ول ايك حياريائي ميں کب تلک یوں ٹٹولتے رہیے اس میں سی سالہ وہ گری دیوار جیسے رستے میں کوئی ہو بیٹھے کاش جنگل میں جاکے میں بستا ایک دو کتّ ہوں تو میں ماروں حار عف عف سے مغز کھاتے ہیں خوابِ راحت یہاں سے سو سو کوس رات کے وقت گھر میں ہوتا ہوں

کیڑا ایک ایک پھر مکوڑا ہے ایک پختکی میں ایک چیفگلی پر گرچه بهتول کو میں مسل مارا راتوں کو گھس گئیں پوریں ہاتھ تکیے یہ گہہ بچھونے جمارت جمارتے گیا سب بان نہ کھٹولا نہ کھاٹ سونے کو سوتے تنہا نہ بان میں کھٹل اِک ہتیلی میں ایک گھائی میں ہاتھ کو چین ہو تو کچھ کہیے یہ جو بارش ہوئی تو آخر کار ایسے ہوتے ہیں گھر میں تو بیٹھے دو طرف سے تھا کتّوں کا رستہ هو گھڑی دو گھڑی تو دھتکاروں چار جاتے ہیں چار آتے ہیں دن کو ہے دھوپ رات کوہے اوس قصه كوتاه! دن اينا كهوتا هول

نہ اثر بام کا، نہ کچھ در کا گھر ہے کاہے کا نام ہے گھر کا

(مير)

نئی آواز 152

لفظ ومعنى

رونداہوا، پاؤں سے ملا ہوا

وہ مکین مٹی جو دیواروں سے جھڑتی ہے

روزِسیاه

گهہ

آخرکار ندان

سى سالىه

ۇھ**تك**ار

بام

حپھت نخرا،ادائیں چوچلا

دروازه

جنس: *;*;;

تُنك

وہ ڈوری یا رتی جس سے پلنگ بُنی جاتی ہے بان

حيموٹی کھاٹ يا چار پائی جس پر بچے سوتے ہيں كھٹولا

اپنے گھر کا حال 153

> سو بھی وه تجھی

: کتّوں کے غرّ انے کی آواز

: آرام، سکون

قصّه کوتاه : مخضریه که

سوالات

1۔ 'اس خرابی میں، میں ہوا پامال'سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

2۔ میرنے اپنے گھر میں تھٹملوں کا ذکر کس طرح کیا ہے؟

2- شاعرنے گھر کوراستہ کیوں کہاہے؟ 4- عف عف سے مُغر کھانے کا کیا مطلب ہے؟ 5- تمیرنے یہ کیوں کہاہے'' گھرہے کا ہے کا نام ہے گھر کا'؟

زبان وقواعد

	نیچ کھے مصرعوں کو مکمل کیجیے:
	کیا کہوں میراپنے گھر کا حال
	لونی لگ لگ کے جھڑتی ہے ماٹی
بسر په روزِ سياه لا تا هون	
	يه جو بارش هوئی تو آخر کار
جیسے رستے میں کوئی ہو بیٹھے	
	قصّه كوتاه! دن اپنا كھوتا ہول
گھرہے کا ہے کا نام ہے گھر کا	<i>,</i>

نئ آواز

غور کرنے کی بات

میں کی بیا لیک نہایت دل چسپ مثنوی ہے۔ میں نے اس مثنوی میں اپنے گھر کی بدحالی کوایک خاص انداز سے بیان کیا ہے۔ اس نظم کی ایک خصوصیت بیا بھی ہے کہ اس میں تقریباً ہر شعر کے الفاظ ایک دوسرے سے کوئی نہ کوئی مناسبت رکھتے ہیں۔

عملی کام

ال مثنوي كا خلاصه كھيے۔